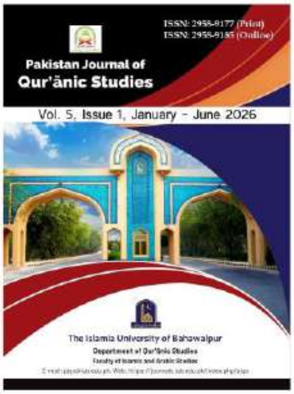

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 5, Issue 1, January – June 2026, Page No. 01-12

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/306

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **The Limits of Ikhfāʾ (Privacy): A Comparative and Analytical Study of Islamic Law and Pakistani Domestic Legal Frameworks.**

Author (s): **Muhammad Umair Khan**
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Dr. Shahid Amin
Associate Professor, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra, shahidaminn@live.com.

Received on: 21 February, 2026
Accepted on: 05 March, 2026
Published on: 17 March, 2026

Citation: Muhammad Umair Khan, and Dr. Shahid Amin. 2026. " اخفاء کی حدود: اسلامی قانون اور پاکستانی ملکی قوانین کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ: The Limits of Ikhfāʾ (Privacy): A Comparative and Analytical Study of Islamic Law and Pakistani Domestic Legal Frameworks". *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 5 (1):1-12. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اخفاء کی حدود: اسلامی قانون اور پاکستانی ملکی قوانین کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ

The Limits of Ikhfāʾ (Privacy): A Comparative and Analytical Study of Islamic Law and Pakistani Domestic Legal Frameworks

Muhammad Umair Khan

PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Dr. Shahid Amin

Associate Professor, Department of Islamic & Religious Studies,, Hazara University, Mansehra, shahidaminn@live.com.

Abstract:

This study examines the concept and limits of privacy through a comparative analysis of Islamic law and Pakistani domestic law. It demonstrates that privacy is recognized as a fundamental value in both systems, though its interpretation, scope, and mechanisms of enforcement differ significantly. Islamic law grounds privacy in human dignity, moral responsibility, and social reform, treating it not only as a right but also as an ethical and religious obligation. At the same time, it does not regard privacy as absolute, allowing justified limitations in cases of justice, protection of the oppressed, public interest, and social order. Pakistani law, particularly through constitutional provisions and judicial interpretations, recognizes privacy as a fundamental right linked to human dignity and the right to a respectable life. However, its protection remains primarily legal and institutional, subject to statutory limitations, state interest, and national security considerations. The comparative analysis reveals that both systems share the objective of safeguarding human dignity, while differing in ethical orientation and enforcement structures. The study concludes that meaningful harmonization between Islamic principles and domestic legal frameworks is both possible and necessary for developing a balanced and effective privacy regime.

Keywords: *Privacy, Islamic Law, Pakistani Constitutional Law, Human Dignity, Fundamental Rights, Comparative Legal Analysis.*

تمہید:

اخفاء یعنی نجی زندگی کا تحفظ جدید قانونی، سماجی اور اخلاقی مباحث میں ایک بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ ریاستی اختیارات میں وسعت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی، ذرائع ابلاغ کے پھیلاؤ اور قومی سلامتی کے تقاضوں نے

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458

فرد کی نجی زندگی کو غیر معمولی دباؤ سے دوچار کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں اخفاء کے تصور اور اس کی حدود از سرِ نو غور و فکر کا تقاضا کر رہی ہیں۔ اس تناظر میں یہ سوال نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ نجی زندگی کے تحفظ کو کس حد تک برقرار رکھا جائے اور کن اصولوں کے تحت اس میں مداخلت کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

اسلامی قانون اور ملکی قوانین دونوں اخفاء کو انسانی وقار سے وابستہ ایک بنیادی قدر تسلیم کرتے ہیں، مگر ان کی فکری بنیاد، تحدید کے معیار اور نفاذ کے طریقۂ کار میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اسلامی قانون میں اخفاء محض ایک قانونی حق نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے، جو سماجی اصلاح اور عدل کے قیام سے جڑی ہوئی ہے، جبکہ ملکی قوانین میں اخفاء زیادہ تر آئینی و عدالتی تشریحات کے ذریعے ایک بنیادی حق کے طور پر سامنے آتا ہے، جس کی تحدید ریاستی مفاد اور قانونی ضرورت کے تحت کی جاتی ہے۔ یہ مقالہ انہی دونوں نظاموں کا تجزیاتی اور تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے، تاکہ اخفاء کی حدود، مشترک مقاصد اور ان کے مابین ممکنہ ہم آہنگی کو علمی اور تحقیقی انداز میں واضح کیا جاسکے۔

بنیادی سوالاتِ تحقیق:

اس تحقیق میں درج ذیل بنیادی سوالات کا جواب تلاش کیا گیا ہے:

۱۔ اسلامی قانون میں اخفاء کی حدود کن شرائط کے تحت متعین ہوتی ہیں؟

۲۔ ملکی قوانین میں اخفاء کو کس حد تک بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے؟

۳۔ اسلامی اور ملکی قوانین کے درمیان اخفاء کی حدود میں کہاں اشتراک اور کہاں اختلاف پایا جاتا ہے؟

۴۔ کیا اسلامی اصولوں اور ملکی قوانین میں ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے؟

تحقیق کا منہج:

اس تحقیق میں تجزیاتی اور تقابلی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ اسلامی قانون کے لیے قرآنِ مجید، احادیثِ نبوی ﷺ اور معتبر فقہی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ملکی قوانین کے ضمن میں آئینِ پاکستان، متعلقہ قوانین اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کا مطالعہ کیا گیا۔ دونوں نظاموں کے اصولوں کا تقابل کر کے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

اسلامی قانون میں اخفاء کی حدود و شرائط:

اسلامی قانون میں اخفاء یعنی نجی زندگی کا تحفظ ایک بنیادی اصول ہے، تاہم یہ تحفظ مطلق نہیں بلکہ بعض شرعی، اخلاقی اور اجتماعی شرائط کے تحت محدود ہو جاتا ہے۔ اسلامی شریعت فرد کی نجی زندگی کا احترام کرتی ہے، مگر اس احترام کو عدل، حقِ مظلوم اور اجتماعی مصلحت کے تابع رکھتی ہے۔ ذیل میں وہ بنیادی شرائط بیان کی جاتی ہیں جن کے تحت اسلامی قانون میں اخفاء کی حدود متعین ہوتی ہیں۔

1۔ منعِ تجسس:

اسلامی قانون میں اخفاء کی بنیاد منعِ تجسس پر ہے۔ قرآنِ مجید میں واضح حکم ہے:

ولا تجسسوا[1]

اور تجسس نہ کرو۔

یہ آیت اس اصول کو قائم کرتی ہے کہ انسان کی نجی زندگی میں بلاجواز مداخلت حرام ہے۔ فقہاء کے نزدیک اس حکم کا مقصد افراد کے پوشیدہ معاملات کی حفاظت اور معاشرتی فساد سے بچاؤ ہے۔ تاہم فقہ اسلامی میں یہ ممانعت قطعی اطلاق کی حامل نہیں بلکہ حالات کے تابع ہے۔

2۔ علانیہ جرم:

اسلامی قانون میں ایک بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز علانیہ ہو جائے وہ اخفاء کے دائرے میں نہیں رہتی۔ اگر کوئی شخص کھلے عام جرم کرے یا معاشرتی فساد کا سبب بنے تو اس کے اعمال نجی نہیں رہتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے کہ:

"جو شخص اپنے گناہ کو علانیہ کرے، وہ پردے کا مستحق نہیں رہتا۔"[2]

فقہاء کے مطابق اخفاء کا مقصد گناہ کی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ اصلاح ہے، اس لیے علانیہ جرم میں ریاستی مداخلت جائز بلکہ لازم ہو جاتی ہے۔

3۔ حقِ مظلوم اور عدل:

اسلامی قانون میں اخفاء اس وقت محدود ہو جاتا ہے جب وہ ظلم کے تحفظ کا ذریعہ بننے لگے۔ شریعت کا بنیادی مقصد عدل کا قیام ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

إن الله يأمر بالعدل[3]

بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے۔

اگر کسی کی نجی زندگی کے پردے میں ظلم چھپا ہو، یا کسی مظلوم کے حق کی بازیابی کے لیے مداخلت ضروری ہو، تو اخفاء محدود کر دیا جاتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک ظلم کی تحقیق اور مظلوم کی مدد اخفاء پر مقدم ہے۔

---

[1]. The Qurʾān, Sūrat al-Ḥujurāt (49), verse 12.

[2] . Ibn al-Qayyim, *Iʿlām al-Muwaqqiʿīn*, vol. 3 (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1991), 14.

[3] . The Qurʾān, Sūrat al-Naḥl (16), verse 90.

4۔ شہادت اور عدالتی ضرورت:

اسلامی قانون میں اخفاء اس وقت بھی محدود ہو جاتا ہے جب شہادت کی ادائیگی یا عدالتی تحقیق مطلوب ہو۔ قرآنِ مجید میں شہادت چھپانے سے منع کیا گیا ہے:

ولا تكتموا الشهادة[4]

اور گواہی کو نہ چھپاؤ۔

فقہی اصول کے مطابق اگر کسی کے ذاتی علم میں ایسا معاملہ ہو جس پر کسی کا حق موقوف ہو تو اس کا اخفاء جائز نہیں۔ اس صورت میں نجی معلومات کا افشاء شرعاً واجب ہو سکتا ہے۔

5۔ اجتماعی مصلحت اور دفعِ فساد:

اسلامی قانون میں ایک اہم اصول مصالح مرسلہ اور دفعِ فساد کا ہے۔ امام شاطبی کے مطابق شریعت کے مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ شامل ہے، اور ان مقاصد کے حصول کے لیے بعض اوقات نجی مفاد کو محدود کیا جا سکتا ہے۔[5]

اگر کسی شخص کی نجی سرگرمی اجتماعی امن، اخلاق یا سلامتی کے لیے خطرہ بن جائے تو ریاست کو محدود مداخلت کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے، بشرطیکہ مداخلت ضرورت کے مطابق ہو، غیر متناسب نہ ہو، محض شبہ کی بنیاد پر نہ ہو۔

6۔ نیتِ اصلاح:

اسلامی قانون میں اخفاء کی تحدید کی ایک اہم شرط نیت ہے۔ مداخلت کا مقصد اصلاح، عدل یا تحفظ ہونا چاہیے، نہ کہ تجسس، بدنامی یا ذلت، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة[6]

جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کا پردہ رکھتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی قانون میں اخفاء کی تحدید بھی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مشروط ہے۔

[4] . The Qurʾān, Sūrat al-Baqarah (2), verse 283.

[5] . Abū Isḥāq Ibrāhīm ibn Mūsā al-Shāṭibī, *al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah*, vol. 2 (Cairo: Dār al-Maʿrifah, n.d.), 8.

[6] . Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Maẓālim (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2002).

اسلامی قانون میں اخفاء کی حدود اس بنیاد پر متعین کی جاتی ہیں کہ اگرچہ منعِ تجسس اصل ہے، مگر یہ مطلق نہیں رہتا، چنانچہ علانیہ جرم کی صورت میں اخفاء باقی نہیں رہتا اور حقِ مظلوم کے تحفظ اور عدل کے قیام کے لیے نجی زندگی میں مداخلت جائز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شہادت کی ادائیگی اور عدالتی ضرورت کے تحت اخفاء محدود کیا جا سکتا ہے، جبکہ اجتماعی مصلحت اور دفعِ فساد ایک معتبر شرعی بنیاد سمجھی جاتی ہے، بشرطیکہ مداخلت کی نیت اصلاح ہو نہ کہ ذلت یا محض تجسس۔ یوں اسلامی قانون اخفاء کو ایک مقدس اور محترم اصول کے طور پر تسلیم کرتا ہے، مگر اسے عدل، اخلاق اور اجتماعی ذمہ داری کے تابع رکھ کر محض انفرادی حق کے بجائے ایک متوازن سماجی قدر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

ملکی قوانین:

ملکی قوانین، بالخصوص پاکستانی آئینی و عدالتی نظام میں اخفاء (Privacy) کو ایک بنیادی انسانی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، اگرچہ یہ تسلیم بالواسطہ اور تشریحی نوعیت کی ہے۔ آئینِ پاکستان میں لفظ "Privacy" صراحتاً استعمال نہیں ہوا، تاہم مختلف آئینی دفعات، عدالتی تشریحات اور قانونی اصولوں کے ذریعے اخفاء کو بنیادی حقوق کے دائرے میں شامل کیا گیا ہے۔

1۔ آئینِ پاکستان میں اخفاء کا آئینی تصور:

اخفاء کا سب سے مضبوط آئینی حوالہ آرٹیکل 14 میں ملتا ہے، جس میں انسانی وقار اور گھر کی نجی زندگی کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے:

The dignity of man and, subject to law, the privacy of home, shall be inviolable.[7]

انسانی وقار اور قانون کے تابع گھر کی نجی زندگی ناقابلِ تنسیخ ہوگی۔

یہ شق واضح طور پر اس امر کی دلیل ہے کہ آئینِ پاکستان نجی زندگی کو انسانی وقار کا لازمی جز قرار دیتا ہے۔ آئینی ماہرین کے مطابق "privacy of home" کی تعبیر محض مکان تک محدود نہیں بلکہ نجی زندگی کے وسیع تر مفہوم کو محیط ہے۔

[7] - Government of Pakistan. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973. Islamabad: Government Printing Press, latest amended edition.

2۔ آرٹیکل 9 اور اخفاء کا بالواسطہ تحفظ:

آرٹیکل 9 میں زندگی اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے:

No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law.[8]

کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے قانون کے مطابق ہی محروم کیا جا سکتا ہے۔

سپریم کورٹ نے اس شق کی تشریح کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ "زندگی" سے مراد محض حیاتیاتی وجود نہیں بلکہ باعزت زندگی ہے، اور باعزت زندگی نجی زندگی کے تحفظ کے بغیر ممکن نہیں۔ یوں اخفاء کو آرٹیکل 9 کے دائرے میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

3۔ عدالتی تشریحات میں اخفاء بطور بنیادی حق:

پاکستانی عدلیہ نے متعدد فیصلوں میں اخفاء کو واضح طور پر بنیادی حق تسلیم کیا ہے۔

سپریم کورٹ نے Shehla Zia v. WAPDA مقدمے میں قرار دیا:

The right to life includes the right to live with human dignity.[9]

زندگی کے حق میں انسانی وقار کے ساتھ جینے کا حق بھی شامل ہے۔ عدالت کے مطابق انسانی وقار میں نجی زندگی کا تحفظ لازمی عنصر ہے۔ اس فیصلے نے اخفاء کو آئینی سطح پر مضبوط بنیاد فراہم کی۔

4۔ نجی زندگی اور ریاستی مداخلت کی حدود:

عدالتِ عظمیٰ نے یہ اصول بھی قائم کیا کہ ریاست نجی زندگی میں بلا جواز مداخلت کی مجاز نہیں۔

Benazir Bhutto v. Federation of Pakistan

کے مقدمے میں عدالت نے قرار دیا کہ بنیادی حقوق میں مداخلت صرف اسی صورت جائز ہے جب وہ:

قانون کے مطابق، معقول اور عوامی مفاد کے لیے ناگزیر ہو[10]

یہ تشریح اخفاء کو ایک محدود مگر محفوظ بنیادی حق بناتی ہے، جو ریاستی طاقت کے سامنے تحفظ رکھتا ہے۔

5۔ فوجداری و سویل قوانین میں اخفاء کا تحفظ:

ملکی قوانین میں اخفاء کا عملی تحفظ مختلف قوانین کے ذریعے بھی فراہم کیا گیا ہے، مثلاً:

---

[8] - Constitution of Pakistan, 1973, Article 9.

[9] - Shehla Zia v. Water and Power Development Authority (WAPDA). Pakistan Law Digest (PLD) 1994 Supreme Court 693.

[10] - Benazir Bhutto v. Federation of Pakistan, PLD 1988 Supreme Court 416 (Pakistan)

۱۔ غیر قانونی تلاشی اور گرفتاری کے خلاف تحفظ

۲۔ ہتکِ عزت کے قوانین

۳۔ نجی معلومات کے افشاء کے خلاف قانونی چارہ جوئی۔

یہ قوانین اس بات کی دلیل ہیں کہ اخفاء محض اخلاقی تصور نہیں بلکہ قابلِ نفاذ قانونی حق ہے، اگرچہ یہ تحفظ مختلف قوانین میں منتشر صورت میں موجود ہے۔

6۔ ڈیجیٹل اور جدید تناظر میں اخفاء:

حالیہ برسوں میں عدالتوں نے تسلیم کیا ہے کہ اخفاء صرف جسمانی یا گھریلو زندگی تک محدود نہیں بلکہ مواصلات ،ذاتی ڈیٹا، آن لائن سرگرمیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ تاہم اس میدان میں پاکستانی قانون ابھی ارتقائی مرحلے میں ہے، اور جامع ڈیٹا پروٹیکشن نظام کی کمی اخفاء کے تحفظ کو کمزور بناتی ہے۔

ملکی قوانین میں اخفاء کو بنیادی حق اس حد تک تسلیم کیا گیا ہے کہ آئینِ پاکستان کے آرٹیکل 14 کے تحت گھر اور نجی زندگی کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے، جبکہ آرٹیکل 9 کے ذریعے باعزت زندگی کے حق میں اخفاء کو شامل کیا گیا ہے اور عدالتی تشریحات نے اسے واضح طور پر بنیادی حق کی حیثیت دی ہے۔ اسی کے ساتھ ریاستی مداخلت کو قانون، معقولیت اور عوامی مفاد سے مشروط کیا گیا ہے اور فوجداری و سویل قوانین کے ذریعے نجی زندگی کے عملی تحفظ کے انتظامات فراہم کیے گئے ہیں، جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پاکستانی قانونی نظام میں اخفاء کو ایک بنیادی مگر مطلق نہیں حق تسلیم کیا گیا ہے جو انسانی وقار کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے، تاہم اس کا اطلاق قانون اور اجتماعی مفاد کے تابع رہتا ہے۔

اسلامی اور ملکی قوانین کے درمیان اخفاء کی حدود:

اسلامی قانون اور ملکی قوانین دونوں اخفاء یعنی نجی زندگی کے تحفظ کو انسانی وقار کا لازمی جز تسلیم کرتے ہیں، تاہم ان دونوں نظاموں میں اخفاء کی فکری بنیاد، تحدید کے اصول اور نفاذ کے طریقۂ کار کے حوالے سے بعض نمایاں مشترکات اور اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کا منظم تجزیہ پیش کیا جارہا ہے۔

(الف)۔ اخفاء کی حدود میں مشترکات:

1۔ انسانی وقار بطور مشترک بنیاد:

اسلامی قانون اور ملکی قوانین دونوں اخفاء کو انسانی وقار سے جوڑتے ہیں۔ اسلامی قانون میں انسان کو مکرم مخلوق قرار دیا گیا ہے:

ولقد كرمنا بني آدم[11]

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔

اسی طرح آئینِ پاکستان آرٹیکل 14 کے تحت انسانی وقار اور گھر کی نجی زندگی کو ناقابلِ تنسیخ قرار دیتا ہے۔[12]یوں دونوں نظام اس بات پر متفق ہیں کہ نجی زندگی کا احترام انسانی شرف کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔

2۔ اخفاء مطلق حق نہیں:

دونوں نظام اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اخفاء ایک مطلق حق نہیں بلکہ معقول حدود کے تابع ہے۔ اسلامی قانون میں اخفاء عدل، حقِ مظلوم اور اجتماعی مصلحت کے تحت محدود ہو جاتا ہے۔

ملکی قوانین میں اخفاء کو قانون، قومی سلامتی اور عوامی مفاد کے نام پر محدود کیا جا سکتا ہے۔ یہ اشتراک اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں نظام نجی مفاد اور اجتماعی مفاد کے درمیان توازن کے قائل ہیں۔

3۔ ظلم اور جرم کی صورت میں مداخلت کا جواز:

اسلامی قانون میں اگر اخفاء ظلم کو چھپانے کا ذریعہ بن جائے تو وہ برقرار نہیں رہتا۔ اسی طرح ملکی قوانین میں بھی علانیہ جرم، سنگین تفتیش یا عدالتی ضرورت کے تحت نجی زندگی میں مداخلت جائز سمجھی جاتی ہے۔ یوں دونوں نظام جرم اور ظلم کے مقابلے میں اخفاء کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔

(ب)۔ اخفاء کی حدود میں بنیادی اختلافات:

1۔ فکری و اخلاقی بنیاد کا اختلاف:

اسلامی قانون میں اخفاء کی بنیاد اخلاقی اور دینی ذمہ داری پر ہے۔ نجی زندگی کا احترام محض قانونی تقاضا نہیں بلکہ ایک اخلاقی فریضہ ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

من ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة[13]

جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کا پردہ رکھتا ہے۔

اس کے برعکس ملکی قوانین میں اخفاء کی بنیاد بنیادی طور پر آئینی اور قانونی ہے، نہ کہ اخلاقی۔ قانونی نظام فرد کو حق دیتا ہے، مگر اخلاقی احتساب کو سماج یا فرد پر چھوڑ دیتا ہے۔

---

11 . The Qurʾān, Sūrat al-Isrāʾ (17), verse 70.

12 - Constitution of Pakistan, 1973, Article 14

13 . Muḥammad ibn ʿĪsā al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, Kitāb al-Birr waʾl-Ṣilah, Bāb mā Jāʾa fī al-Birr waʾl-Ṣilah, ḥadīth no. 1930 (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2001).

2۔ تحدید کے معیار میں فرق:

(الف) اسلامی قانون میں اخفاء کی تحدید کا معیار: عدل، حقِ مظلوم، اصلاح اور نیت ہے۔ مداخلت کی نیت اگر اصلاح کے بجائے تجسس یا ذلت ہو تو وہ ناجائز قرار پاتی ہے۔

(ب) ملکی قوانین میں اخفاء کی تحدید کا معیار زیادہ تر: قانونی اجازت، ریاستی مفاد اور عدالتی تشریح پر مبنی ہے، جہاں نیت کے اخلاقی پہلو کو کم اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

3۔ ریاستی کردار کا اختلاف:

(الف) اسلامی قانون میں ریاست کو نجی زندگی میں مداخلت سے سختی سے روکا گیا ہے، الا یہ کہ واضح شرعی ضرورت موجود ہو۔ ریاست کا کردار اصلاح اور عدل تک محدود رہتا ہے۔

(ب) ملکی قوانین میں ریاستی اداروں کو: تفتیش، نگرانی اور سکیورٹی کے وسیع اختیارات حاصل ہیں، اگرچہ یہ اختیارات قانونی حدود کے تابع ہیں۔ عملی طور پر یہ وسعت اسلامی تصور سے زیادہ ہے۔

4۔ نفاذ کا طریقۂ کار:

(الف) اسلامی قانون میں اخفاء کا تحفظ: فرد کے تقویٰ، سماجی اخلاق اور دینی ذمہ داری کے ذریعے بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔

(ب) ملکی قوانین میں اخفاء کا تحفظ: عدالتی فیصلوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور ریاستی مشینری پر منحصر ہے۔ یوں اسلامی قانون اخلاقی نفاذ پر زور دیتا ہے جبکہ ملکی قانون ادارہ جاتی نفاذ پر ہے۔

اسلامی اور ملکی قوانین میں اخفاء کی حدود کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دونوں نظام انسانی وقار کو اخفاء کی بنیاد تسلیم کرتے ہیں اور اسے مطلق حق نہیں مانتے، بلکہ جرم اور ظلم کی صورت میں نجی زندگی میں مداخلت کی اجازت دیتے ہیں۔ تاہم اسلامی قانون اخفاء کو اخلاقی اور دینی بنیاد فراہم کرتا ہے، جہاں نیتِ اصلاح اور سماجی بہتری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جبکہ ملکی قوانین اخفاء کو قانونی اور آئینی حق کے طور پر دیکھتے ہیں اور اس کی تحدید میں قانون اور ریاستی مفاد کو غالب رکھتے ہیں۔ اس طرح اگرچہ دونوں نظام مقصد کے اعتبار سے مشترک ہیں، لیکن ان کا اسلوب اور فکری بنیاد مختلف ہے، اور اگر اسلامی اخلاقی اصولوں کو مؤثر انداز میں ملکی قانونی فریم ورک میں شامل کر لیا جائے تو اخفاء کے تحفظ کا ایک زیادہ متوازن اور جامع نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ بحث:

زیرِ مطالعہ تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اخفاء یعنی نجی زندگی کا تحفظ اسلامی قانون اور ملکی قوانین دونوں میں ایک بنیادی قدر کے طور پر تسلیم شدہ ہے، تاہم اس قدر کی تعبیر، تحدید اور نفاذ کے اصولوں میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اسلامی قانون میں اخفاء کی بنیاد انسانی وقار، اخلاقی ذمہ داری اور سماجی اصلاح پر قائم ہے، جہاں منعِ تجسس، حرمتِ مسکن، سترِ عیوب اور امانت جیسے اصول نجی زندگی کے تحفظ کو نہ صرف ایک حق بلکہ ایک دینی و اخلاقی فریضہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم اسلامی قانون اخفاء کو مطلق نہیں مانتا، بلکہ عدل کے قیام، حقِ مظلوم کی حفاظت، علانیہ جرم، شہادت اور اجتماعی مصلحت کی صورت میں اس کی حدود متعین کرتا ہے۔ اس تحدید کا مقصد نجی زندگی کی پامالی نہیں بلکہ ظلم کا خاتمہ اور معاشرتی توازن کا تحفظ ہے۔

ملکی قوانین، بالخصوص پاکستانی آئینی نظام میں، اخفاء کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، اگرچہ یہ تسلیم بالواسطہ اور عدالتی تشریحات کے ذریعے سامنے آتا ہے۔ آئینِ پاکستان انسانی وقار اور گھر کی نجی زندگی کو ناقابلِ تنسیخ قرار دیتا ہے، جبکہ عدلیہ نے باعزت زندگی کے حق کو نجی زندگی کے تحفظ سے جوڑ کر اخفاء کو بنیادی حقوق کے دائرے میں شامل کیا ہے۔ تاہم ملکی قوانین میں اخفاء کا تحفظ زیادہ تر قانونی اور ادارہ جاتی نوعیت کا ہے، جس میں ریاستی مفاد، قانون اور قومی سلامتی کے نام پر اس حق کو محدود کیا جاسکتا ہے۔ اس نظام میں اخلاقی پہلو نسبتاً کم نمایاں ہے اور نفاذ کا انحصار عدالتی و انتظامی اداروں پر ہے۔

اسلامی اور ملکی قوانین کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دونوں نظام اخفاء کو مطلق حق نہیں مانتے اور جرم، ظلم یا اجتماعی مفاد کی صورت میں نجی زندگی میں مداخلت کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ اشتراک انسانی وقار کے تحفظ اور عدل کے قیام کے مشترک مقصد کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم اختلاف اس بات میں ہے کہ اسلامی قانون اخفاء کو اخلاقی و دینی ذمہ داری کے طور پر دیکھتا ہے اور مداخلت کو نیتِ اصلاح سے مشروط کرتا ہے، جبکہ ملکی قوانین میں اخفاء ایک قانونی حق ہے جس کی تحدید زیادہ تر ریاستی اور قانونی معیار پر کی جاتی ہے۔ اسی طرح اسلامی نظام میں سماجی اور اخلاقی نفاذ کو اہمیت حاصل ہے، جبکہ ملکی نظام ادارہ جاتی نفاذ پر انحصار کرتا ہے۔

مجموعی تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلامی اصولوں اور ملکی قوانین میں اخفاء کے حوالے سے ہم آہنگی نہ صرف ممکن ہے بلکہ ضروری بھی ہے۔ آئینِ پاکستان اسلامی اصولوں کی شمولیت کی گنجائش فراہم کرتا ہے، اور اسلامی اخلاقی تصورات ملکی قانونی ڈھانچے کو انسانی اور سماجی اعتبار سے مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اگر اسلامی قانون کی اخلاقی بنیاد اور ملکی قوانین کے قانونی و عدالتی نظام کو باہم مربوط کر دیا جائے تو اخفاء کے تحفظ کا ایک ایسا متوازن اور جامع فریم ورک تشکیل دیا جاسکتا ہے جو فرد کی نجی زندگی کا احترام بھی کرے اور عدل، اجتماعی مفاد اور ریاستی ذمہ داریوں کو بھی مؤثر انداز میں پورا کرے۔ یہ خلاصہ اس

امر کی دلیل ہے کہ اخفاء کے تحفظ میں اصل مسئلہ اسلامی اور ملکی قوانین کا تصادم نہیں، بلکہ ان کے درمیان فکری اور عملی ربط کی کمی ہے، جسے علمی، قانونی اور پالیسی سطح پر دور کیا جا سکتا ہے۔

نتائج :

- اسلامی قانون میں اخفاء انسانی وقار اور اخلاقی ذمہ داری پر مبنی ہے اور اسے مطلق نہیں بلکہ عدل، حقِ مظلوم اور اجتماعی مصلحت کے تحت محدود کیا جاتا ہے۔
- ملکی قوانین میں اخفاء کو آئینی اور عدالتی تشریحات کے ذریعے بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے، مگر اس کی تحدید قانون اور ریاستی مفاد کے تابع ہے۔
- اسلامی اور ملکی قوانین دونوں انسانی وقار کے تحفظ پر متفق ہیں، تاہم اسلامی نظام اخلاقی بنیاد پر جبکہ ملکی نظام قانونی و ادارہ جاتی بنیاد پر اخفاء کو منظم کرتا ہے۔
- اسلامی اصولوں اور ملکی قوانین میں ہم آہنگی ممکن ہے اور دونوں کو یکجا کر کے اخفاء کے تحفظ کا ایک متوازن اور مؤثر نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

سفارشات:

- اسلامی اصولِ منعِ تجسس، سترِ عیوب اور حرمتِ مسکن کو ملکی قوانین کی تشریح اور نفاذ میں واضح طور پر شامل کیا جائے تاکہ اخفاء کو اخلاقی بنیاد بھی حاصل ہو۔
- اخفاء کے تحفظ کے لیے جامع اور منظم قانون سازی کی جائے، خصوصاً ڈیجیٹل اور ڈیٹا پرائیویسی کے میدان میں واضح قانونی فریم ورک وضع کیا جائے۔
- ریاستی نگرانی اور تفتیش کے اختیارات کو قانون، ضرورت اور تناسب کے اصولوں کے تحت سخت عدالتی نگرانی سے مشروط کیا جائے۔
- قانونی تعلیم، عدالتی تربیت اور عوامی آگاہی کے ذریعے اخفاء کو محض قانونی حق نہیں بلکہ ایک سماجی و اخلاقی قدر کے طور پر فروغ دیا جائے۔